روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 24- مارچ 2000ء - 17 ذی الحج 1420 ہجری- 24- امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 67

نیک اہل و عیال کیلئے دعا

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی-
اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرا ظاہر نیک بنا دے -اے اللہ میں تجھ سے دنیا میں تیری ﷺ عطاؤں میں سے ایسے نیک اہل و عیال اور پاک مال مانگتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء یوم عرفة حدیث نمبر 3510)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ (-) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ۔ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔ اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا۔ جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 443-444)

نمایاں کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قمر عزیز صاحب ابن مکرم ملک عزیز احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ نے ایم ایس سی Structural Engineering میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ اور مورخہ 8- مارچ 2000ء کو نیشنل یونیورسٹی برائے سائنس و ٹیکنالوجی (NUST) کی کانووکیشن کی تقریب میں جناب جنرل پرویز مشرف صاحب چیف ایگزیکٹو پاکستان سے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ قمر عزیز مکرم ملک علی احمد صاحب (مرحوم) سفید پوش نمبردار سابق صدر جماعت گلانوالہ گجرات کا پوتا اور کیپٹن احمد دین صاحب (مرحوم) سابق صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو دین و دنیا میں مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت برائے خواتین تحریر کرتی ہیں۔

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے فیصل آباد بورڈ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ادبی و علمی مقابلہ جات میں شرکت کی اور مندرجہ ذیل طالبات نے اعزاز حاصل کئے۔

مذاکرہ میں دوئم۔ راشدہ حسین
اردو مباحثہ میں دوئم۔ راشدہ حسین
مقابلہ اردو غزل میں سوئم۔ راشدہ حسین
انگلش مباحثہ میں سوئم۔ زنیرہ

دعا کی درخواست ہے کہ یہ اعزاز اللہ تعالیٰ کالج کے لئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین- ربوہ)

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 51

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

خشیت الٰہی کا صلہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے اپنے آپ پر بہت زیادتی کی' خوب گناہ کئے۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا' پھر میرے جلے ہوئے جسم کو باریک پیس لینا اور میری اس راکھ کو سمندری فضا کی ہواؤں میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اپنے خدا کے ہاتھ آ گیا تو میرے گناہوں کی وجہ سے وہ مجھے ایسی سزا دے گا جس کی مثال نہیں مل سکے گی۔ حضورؐ نے فرمایا چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ لیکن خدا نے زمین کو حکم دیا کہ جہاں جہاں اس شخص کی راکھ کے ذرے گرے ہیں وہ سب واپس کر دو۔ چنانچہ وہ شخص پورے جسم کے ساتھ خدا کے حضور لرزاں ترساں آ حاضر ہوا۔ خدا نے اس سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا۔ اے میرے خدا! تیری خشیت اور تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ خدا کو اس کی یہ ادا اور احساس ندامت پسند آیا اور اس کو بخش دیا۔

(بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار)

جنت کی بشارت

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ ثابت بن قیس کو نہ پایا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں اس کا پتہ لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ ثابت کے پاس آیا اور اسے اس حالت میں دیکھا کہ سر جھکائے غمگین بیٹھا ہے اس نے ثابت سے پوچھا۔ تمہاری یہ کیا حالت ہے۔ اس نے جواب دیا۔ بہت بری ہے۔ میری آواز آنحضرت ﷺ کی آواز سے بلند ہے (اور قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ رسول کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ مجھ سے تو اس کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے) للذا میں دوزخی ہو گیا اور اس غم میں گھر بیٹھ گیا ہوں۔ اس آدمی نے آ کر آنحضرت ﷺ کو یہ حالات بتائے کہ ثابت یہ کہتا ہے۔ حضورؐ کے ارشاد پر وہ شخص دوبارہ ثابت کے پاس گیا اور اسے یہ عظیم بشارت جا کر دی کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اے ثابت! تو دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہے۔ (یہ آیت تو ان لوگوں کے بارہ میں ہے جو بری نیت سے اور بے ادبی کے ارادہ سے آنحضرتؐ کے سامنے چیخ کر بولتے ہیں)

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الحجرات)

تین حالتیں

حضرت ابن شماسہؓ یعنی عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاصؓ کی وفات کے وقت ان کے پاس گئے آپؓ پر نزع کی حالت طاری تھی وہ ہمیں دیکھ کر رونے لگے اور اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا۔ آپ کے بیٹے آپ سے کہنے لگے ابا جان! آپ کو آنحضرت ﷺ نے ایسی بشارت نہیں دی؟ آپؓ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا۔ ہمارے لئے بہترین توشہ یہ ہے کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مجھ پر تین حالتیں آئیں۔ ایک وقت تھا کہ مجھے آنحضرتؐ سے سخت بغض تھا۔ ایسا بغض شاید ہی کسی کے دل میں ہو۔ میری خواہش ہوتی تھی کہ اگر مجھے موقعہ ملے تو آپ کو شہید کر دوں اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں صداقت ڈال دی۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپؐ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیے' میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میرا ارادہ ہے کہ بیعت کے لئے ایک شرط رکھوں۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کون سی شرط؟ میں نے کہا کہ میرے گناہ بخشے جائیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا جانتے نہیں کہ اسلام تمام سابقہ قصوروں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت تمام سابقہ تباہیوں کو دھو ڈالتی ہے اور حج تمام سابقہ برائیوں کو صاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی پھر اس کے بعد آنحضرت ﷺ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی میری آنکھوں میں آپؐ کے سوا کسی کا جلال جچتا تھا۔ آپؐ کے جلال کی وجہ سے میں آنکھ بھر کر آپؐ کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ آنحضرتؐ کا حلیہ کیا تھا تو میں ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ آنکھ بھر کر میں نے کبھی آپؐ کو نہیں دیکھا (نہ اسلام سے پہلے اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد) اگر اس حالت میں میں مر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہمیں اقتدار ملا' اختیار ملا اور اب میں نہیں جانتا کہ ان ذمہ داریوں کے بارے میں میرا کیا حال ہو۔ میری بخشش ہو گی بھی یا نہیں۔ جب میرا انتقال ہو تو میرے جنازے پر کوئی نوحہ نہ کرے' نہ جنازے کے ساتھ آگ لے جائی جائے۔ پھر جب تم مجھے دفن کر لو تو میری قبر پر جلدی جلدی مٹی ڈالنا اور پھر اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کے گوشت کو تقسیم کرنے میں لگتی ہے اس طرح تمہاری موجودگی کی وجہ سے میں اپنی قبر سے مانوس ہو جاؤں گا اور یہ سوچنے کا موقع مل جائے گا کہ اپنے رب کے فرستادہ ملائکہ کو کیا جواب دوں۔

(مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم)

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) کا چوتھا سالانہ کنونشن

مورخہ 27۔ فروری بروز اتوار AACP کا چوتھا سالانہ کنونشن انصار اللہ ہال ربوہ میں منعقد کیا گیا پروگرام کا آغاز صبح 8 بجے رجسٹریشن سے ہوا۔ رجسٹریشن کے ساتھ ہی تمام حاضرین کو کنونشن میں ہونے والے تمام پروگرام کی شائع شدہ تفصیل (Proceedings of Convention) دے دی گئی۔ کنونشن میں کل 130 ممبران اور 20 مہمانان نے شرکت کی۔ ممبران میں لاہور سے 53' اسلام آباد سے 20' واہ سے 2 اور ربوہ سے 57 میزبان ممبران نے شرکت کی نیز اس کے علاوہ 20 مہمان خواتین بھی شامل ہوئیں۔

کنونشن کے پروگرام کا آغاز پہلے (Session) میں زیر صدارت مکرم و محترم سید طاہر احمد صاحب پیٹرن AACP ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پروگرام کے آغاز میں مقبول احمد مبشر صاحب جنرل سیکرٹری AACP نے ایسوسی ایشن کے تعارف کے طور پر ایسوسی ایشن کے بانی پیٹرن مکرم مرزا غلام قادر کی کاوشوں کا ذکر خیر کیا کہ ہمارے بھائی نے ایسوسی ایشن کے ابتدائی دور میں سخت محنت اور خلوص سے نو آموز ایسوسی ایشن کی تعمیر اور ترقی کے لئے غیر معمولی خدمات سرانجام دیں یاد رہے کہ یہ کنونشن مرزا غلام قادر مرحوم کے بعد پہلا کنونشن تھا اپنے بھائی کی غیر موجودگی کو ممبران نے شدت سے محسوس کیا کیونکہ گذشتہ ہر کنونشن کے روح رواں اس کنونشن میں ہمارے ساتھ موجود نہ تھے تاہم کنونشن کے ابتداء میں مرحوم بھائی کے ذکر خیر نے تمام یادوں کو تازہ کر دیا۔

پہلے سیشن میں پہلا ٹیکنیکل مضمون مکرم ہمایوں حفیظ خان نے

ISO 9000 and Software Quality

کے موضوع پر پیش کیا مضمون کے اختتام پر اسی مضمون سے متعلقہ سوالات حاضرین کی طرف سے کئے گئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ اس کے بعد مکرم سید طاہر احمد صاحب نے مختصر خطاب فرمایا جس میں خاص طور پر AACP کے Infra Structure کو مضبوط کرنے اور ایسوسی ایشن کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے پر خلوص لگن اور محنت سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی اس سیشن کے اختتام پر مہمان خصوصی مکرم و محترم سید طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی اور پھر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

دوسرا سیشن زیر صدارت مکرم و محترم سید عزیز احمد صاحب چیئرمین AACP شروع ہوا۔ اس سیشن میں مکرم مقبول احمد مبشر صاحب نے پہلا ٹیکنیکل مضمون Latest Technologies کے موضوع پر پیش کیا جس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں جدید ایجادات کا تفصیلی تعارف کروایا گیا جو انسانی زندگی میں انقلابی تبدیلیوں کا باعث بن رہی ہیں Presentation کے اختتام پر اسی سے متعلقہ سوالات حاضرین نے کثرت سے کئے جن کے جوابات تفصیلاً دیئے گئے۔ دوسرے سیشن کے اختتام پر نماز ظہر اور عصر ادا کی گئی جس کے بعد تمام ممبران کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

تیسرا سیشن جنرل پبلک سیشن کھانے کے معاً بعد شروع ہوا اس میں حاضرین کی طرف سے کمپیوٹرز سے متعلقہ ہر قسم کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ماہرین کا ایک پینل مکرم سید عزیز احمد صاحب' مکرم مسعود احمد ناصر صاحب اور مکرم عقیل احمد صاحب پر مشتمل تھا۔ حاضرین کی طرف سے کثرت سے سوالات کئے گئے جن کے جوابات ماہرین نے بہترین انداز میں دیئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز مہمان خصوصی مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی تشریف آوری پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد چیئرمین AACP مکرم سید عزیز احمد صاحب نے سالانہ کار گزاری رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مختصر خطاب فرمایا اور پھر تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی مختلف چیپٹر پریذیڈنٹس کو ان کی اعلیٰ کارکردگی پر انعامات بدست مہمان خصوصی دیئے گئے۔ آخر پر مہمان خصوصی نے اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور مہمان خصوصی مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے ساتھ مختلف گروپ فوٹوز ہوئیں۔

اس کنونشن کے انعقاد کے سلسلہ میں تمام مقامی انتظامات کی ذمہ داری ربوہ چیپٹر نے ادا کی اور جملہ ممبران نے بہت محنت اور خلوص سے کام کیا اور اسی طرح ٹیکنیکل انتظامات کے سلسلہ میں جن میں ڈیٹا شو اور Technical Presentations اور Proceedings کی اشاعت وغیرہ شامل ہیں لاہور چیپٹر کی ذمہ داری تھی جو احسن رنگ میں ادا کی گئی۔

☆☆☆☆☆☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی لجنہ سے ملاقات

ریکارڈ شدہ 24-اکتوبر 1999ء

مرتبہ- عفت حلیم صاحبہ

سوال حضور آپ ینگ لجنہ کے لئے کونسی تعلیم پسند کرتے ہیں۔

جواب ینگ لجنہ کا سوال نہیں ہے اولڈ لجنہ ینگ لجنہ جو بھی تعلیم حاصل کر رہی ہیں کوئی بھی تعلیم ہو یہ عورتوں کا زیور ہے مجھے ایک خاتون ملنے آئیں تھیں ان کی عمر میرا خیال ہے 40 سے اوپر 45 سال شاید ہو۔ اور ابھی انہوں نے فارسی میں فرسٹ کلاس بی۔اے کیا ہے۔ صرف شوقیہ جو علم کو کمائی کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ مجھے پسند نہیں اگر مجبوری ہو تو اور بات ہے ورنہ علم اپنی ذات میں ایک دولت ہے۔ عورت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ جو بھی علم آپ کو شوق ہے وہ حاصل کریں۔

سوال پاکستان میں جو فوجی ایکشن ہوا ہے اس پر حضور کا کیا تبصرہ ہے۔

جواب میں تو پر امید ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ جنرل مشرف تقریر کے لحاظ سے میں نے دیکھا تھا Sincere لگتے تھے جو آدمی کے دل میں پختگی ہے اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اچھا ہوگا اور Economically بھی جو ان کے ارادے ہیں ٹھوس لگ رہے ہیں کسی کی رعایت نہیں ہو رہی اب بینکوں میں لوگ پیسے جمع کرانے کے لئے لائنیں لگا رہے ہیں پہلے قرض لینے کے لئے لائنیں لگایا کرتے تھے یہ تو ہیں نا عام حالات دوسرے کسی کا سوال تھا ان کے جواب میں انہوں نے کہا تھا کہ میرا ہیرو کمال اتاترک ہے۔

اس کے بعد حضور نے چند جملے انگریزی میں ارشاد فرمائے جن کا مفہوم یہ ہے کہ ترکی کے کمال اتاترک نے یورپینوں اور انگریزوں کے خلاف بڑی لڑائیاں لڑیں اور ان کو شکست دی۔ وہ عظیم ہیرو تھا۔ اسلام کے لئے جو اس نے سب سے بڑی خدمت انجام دی وہ یہ تھی کہ اس نے تمام ملاؤں کو کہا کہ وہ بحری جہاز پر سوار ہو جائیں۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس جہاز کو غرق کر دیا جائے۔

سوال یہ جو آج کی مغربی دنیا میں لوگ کارل ینگ کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ اور یوگا کی مشقیں کرتے ہیں اور متبادل ادویات استعمال کرتے ہیں....

حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ یہ باتیں کیا صحت کی بہتری کے لئے پوچھ رہی ہیں۔ خاتون نے کہا کہ نئے دور کی روحانیت کا یہ طریق ہے جو مغرب میں رائج ہو رہا ہے۔ اس بارے میں پوچھ رہی ہوں۔

جواب حضور نے فرمایا یہ کوئی روحانیت نہیں۔ یہ لوگ ایسے کام محض اپنے گروہ بنانے کے لئے کرتے ہیں۔ روحانیت ایک مختلف چیز ہے۔ اور گروہ بنانا مختلف۔ یہ یوگا وغیرہ کے گروہ بناتے ہیں۔ جو مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ روحانیت ایک مختلف چیز ہے۔ اس کا تعلق خدا سے ہے۔ جب تک آپ خدا کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے اس وقت تک آپ روحانی نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کا یہی سوال ہے تو میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

سوال ینگ لجنہ جماعت کی خدمت کیسے کر سکتی ہے۔

جواب ینگ لجنہ ہو یا اولڈ لجنہ ہو جو بھی جماعت کی خدمت کرے گی فائدہ دے گی اب آپ دیکھیں M.T.A پر کام کر رہے ہیں سارے آپ بھی کرتی ہوں گی تو یہ خدمت ہی ہے نا اس کے ساتھ ینگ خدام بھی کر رہے ہیں اولڈ خدام بھی کر رہے ہیں اولڈ لجنہ بھی خدمت کر رہی ہے ان کی وجہ سے آپ کو اندازہ نہیں کہ جماعت کا جتنا روپیہ بچتا ہے کروڑوں پونڈ بچتا ہے ایسی M.T.A کو چلانے کے لئے اگر آپ تنخواہ دار آدمی رکھیں تو کروڑوں پونڈ بلا مبالغہ سالانہ خرچ ہوگا تو یہ کتنی عظیم الشان خدمت ہے۔ اور خدمت کر کے سارے خوش ہیں یہ نہیں لگتا کہ ان پر بوجھ پڑا ہوا ہے مصیبت ہے۔ ان سے خدمت نہ لو تو افسوس ہوتا ہے خدمت لو تو خوش ہوتے ہیں۔

سوال حضور آپ کے پاس ربوہ میں ایک بڑا سا فارم ہے جس میں گھوڑے ہیں اور مچھلیاں بھی ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ انگلینڈ میں فارم خریدیں گے۔

جواب نہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے دعا کرو وہاں اپنے فارم پر جاؤں۔

حضور نے پوچھا تم لوگ نہیں گئے ہوئے وہاں؟

خاتون نے کہا جی میں گئی ہوں۔

فرمایا:۔

مزا نہیں آیا تھا۔

کہا بہت مزا آیا تھا۔

فرمایا پیارا فارم ہے نا

جواب بہت پیارا

فرمایا اور گھوڑوں پر بھی چڑھی تھی

جواب: نہیں میں صرف ایک دن کے لئے گئی تھی

فرمایا اگر آئندہ جب میں وہاں جاؤں گا اگر اللہ فضل کرے یہ انقلاب جو ہے اس میں امید ہے اللہ چاہے تو واپس چلا جاؤں اس صورت میں وہاں آنا میں تمہیں گھوڑے کی سیر کراؤں گا۔

سوال اس دنیا میں جب عذاب آتے ہیں اور لوگوں کو ایک سبق سکھانے کے لئے ہوتے ہیں تو کافی لوگ اس سے سبق نہیں سیکھ سکتے۔ اس کے بعد اور کونسا طریقہ اللہ میاں استعمال کرتا ہے جو لوگوں کی راہنمائی کر سکے۔

جواب حضور نے فرمایا جتنے بھی عذاب ہیں یہ مختلف قسم کے ہیں کچھ تو عذاب کہلاتے ہیں مگر عذاب ہوتے نہیں۔

کئی لوگ بیچارے معصوم بڑے نیک نیک لوگ بزرگ میں نے دیکھا ہے حادثے میں فوت ہو جاتے ہیں تو آپ یہ تو نہیں کہہ سکتیں کہ خدا کا عذاب تھا اس پر لیکن اللہ کی رحمت یہ ہوتی ہے کہ اگر ان کے بچے ہوں تو ان کو زیادہ صبر کی توفیق ملتی ہے اور اللہ کو یاد کر کے ان کو تھوڑا سا چین آجاتا ہے مگر جو عذاب نازل ہوتا ہے اس میں چین نہیں آیا کرتا وہاں جو حادثات بے شمار ہو رہے ہیں ڈاکے۔ قتل یہ انتہا ظلم ہو رہے ہیں یہ عذاب ہے عذاب میں اور حادثے میں فرق ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو عذاب نہیں دیا کرتا۔ لیکن ایکسیڈنٹ ایک نیچرل Phenomenon ہے اس سے کوئی سچا ہو یا برا ہو بچتا نہیں یہ خدا کا ایک الگ قانون ہے۔

سوال جو بیعت کی دس شرائط ہیں ان میں سے تیسری شرط یہ ہے کہ ہر انسان کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے اور جتنا بھی کوشش کر سکے لیکن آپ نے خود تجربے سے فرمایا کہ یہ بہت مشکل بات ہے۔

جواب ہاں لیکن کوشش کرنی چاہئے۔ کوشش کرتے رہو۔ مجھے تو چھوٹی عمر سے شوق تھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ قبول ہوا یا نہیں ہوا لیکن تہجد کا شوق تھا بچپن سے ہی خدا نے دل میں ڈال دیا تھا کہ تہجد ضرور پڑھنی چاہئے۔ اور اس کو میں نے آج تک حتی المقدور برقرار رکھا ہے بیماری کی وجہ سے مجھے ابھی خطرہ ہوتا ہے دوائی کھا کے سوتا ہوں۔ اس لئے شاید جلدی نہ اٹھ سکوں اس لئے میں سونے سے پہلے تہجد پڑھ لیتا ہوں تاکہ میرا یہ سلسلہ نہ ٹوٹے ابھی نماز عشاء کے بعد میں تہجد سے فارغ ہونے کے بعد پھر سوؤں گا۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ کچھ دن کے بعد پھر رمضان بھی شروع ہونا ہے پھر تہجد کے وقت لازماً تہجد پڑھا کروں گا آپ دعا کریں۔

سوال میرا سوال ہے کہ جب ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں لگتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ نبی عرب ملکوں اور اسرائیل سے تھے۔ سوال ہے کہ قرآن مجید اور توریت ان نبیوں کو کیوں زیادہ بیان کرتی ہے۔

جواب قرآن شریف میں یہ لکھا ہوا ہے کہ دنیا میں کوئی امت نہیں ہے جس میں نبی نہ آیا ہو۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں جس میں نبی نہ آیا ہو۔ اس لئے جب نبیوں کا شمار کیا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے ہیں اگر قرآن شریف میں شروع سے آخر تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے نام لکھے ہوتے تو قرآن شریف اس سے بھی بڑا ہوتا۔ اور صرف نام ہی پڑھتیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی بڑی شان ہے کہ نبیوں کے جس سلسلے کے آخر پر سب سے اعلیٰ نبی نے پیدا ہونا تھا یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے کو محفوظ کر دیا۔ وہ نمونہ ہیں باقی سب نبیوں کے لئے۔

سوال ایک مردے کی روح کو غم ہو سکتا ہے۔

جواب مردہ جو ہے اس کی تو کوئی حیثیت نہیں وہ تو ختم ہو جاتا ہے مٹی ہو جاتا ہے۔ روح اللہ میاں کے حضور حاضر ہو جاتی ہے اگر وہ جہنمی روح ہو تو غم ہی غم ہے اس کے لئے بعض دفعہ نیک روحوں کو بھی غم ہوتا ہے اگر اولادیں خراب ہوں یا بچے زیادہ واویلا کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بچے واویلا کرتے ہیں تو اس سے روح کو تکلیف ہوتی ہے وہ امن میں ہے وہ اللہ کے حضور حاضر ہو گئی ہے اور بچے اس کو بے چین کر دیتے ہیں رو پیٹ کے غم کر کے۔ تو اس لئے جب بھی خدا کسی کو اٹھائے صبر کرنا چاہئے تاکہ روح کو چین ملے۔

سوال ہم آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں کیا ان کی روح کو اس سے سکون ہوگا۔

جواب حضور نے فرمایا۔ وہ تو چین میں ہی ہیں سب سے زیادہ چین تو رسول اللہ ﷺ کی روح کو ہے تم بھیجو نہ بھیجو درود انہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ درود بھیجنے سے تمہیں فائدہ ہوتا ہے تم جب کسی کو تحفہ دیتی ہو تو قرآن شریف کا حکم ہے کہ زیادہ تحفہ دو رسول اللہ ﷺ کی بجائے اللہ تحفہ دیتا ہے جتنا درود پڑھتی ہو خدا تم پر فضل کرتا ہے کوئی رسول اللہ پر احسان نہیں ہے۔

سوال میری کافی ساری غیر احمدی دوست ہیں جو کہتی ہیں کہ مردوں کی چیر پھاڑ جو میڈیکل کورس کا ایک ضروری حصہ ہے وہ جائز نہیں ہے۔

جواب دین میں ہر چیز جائز ہے جو زندوں کو فائدہ پہنچائے اس لئے بہت ضروری ہے مرنے والا زندہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ اور اس کو حرام کہہ ہی نہیں سکتے لوگوں کے دماغ میں یہ گھسا ہوا ہے کہ یہی جو جسم ہے اس نے دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ حالانکہ وہ روح ہوگی جو اٹھے گی دوبارہ اس جسم کا کوئی تعلق ہی نہیں اس کے ساتھ وہ سمجھتے ہیں اگر کسی اور کی آنکھ لگائی ہوئی تو واپس اس کو چلی جائے گی اور انسان کانا پیدا ہو جائے گا۔ یہ سب بکواس ہے۔ قرآن کریم میں تو آتا ہے کہ تم ایسی شکل میں اٹھائے جاؤ گے جس کو تم جانتے بھی نہیں اپنی شکل کو تو آدمی جانتا ہے۔

آپ اپنے چہرے کو جانتے ہیں۔ اپنے جسم کو جانتے ہیں۔ کہ آپ کس طرح کے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جب تم کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو تم کو پتہ نہیں کہ تم کو کس صورت میں اٹھایا جائے

گا۔ تم نے وہ صورت پہلے نہیں دیکھی ہوگی۔ جبکہ انسانی صورتیں تو ہر جگہ ہیں۔ ہزاروں لاکھوں زمین پر ہیں۔ اور آپ اس کو جانتے ہیں۔ ہر کسی کو نہ سہی۔ پر نمونہ تو سب کا ایک سا ہے۔ اللہ نے یہ کیوں کہا کہ تم اس صورت کو نہیں جانتے کہ جس صورت میں تم کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ روح ہے جو کہ دوبارہ اٹھائی جائے گی نہ کہ جسم۔

سوال ہم عقیقہ کیوں کرتے ہیں۔

جواب عقیقہ سے مراد یہ ہے کہ سر کے بال مونڈ دیئے جائیں اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر ریزر سے بال مونڈے جائیں تو زیادہ بہتر بال نکلتے ہیں اور ماں کے پیٹ میں جو گندے ہو چکے ہوتے ہیں بال بالکل صاف کر دیئے جاتے ہیں۔ دوسرے ایک خاص بات اس میں یہ ہے کہ بال مونڈنا وقف ہونے کی علامت ہے دیکھو یہ جو Nuns ہیں یہ بھی اپنے بال مونڈ لیتی ہیں ہندو جوگی بھی اپنے بال مونڈ لیتے ہیں سادھو اپنے بال مونڈ لیتے ہیں کیوں اس لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بچے سے اللہ توقع رکھتا ہے وہ اللہ کے لئے وقف ہوگا اسی واسطے جب حج پہ جاتے ہیں تو بال مونڈتے ہیں حج پہ بال مونڈنے کا کیا مطلب ہے یہی کہ سچی وقف کی روح جو حج پہ ہوتی ہے اس کے لئے اللہ بچے کو تیار کرتا ہے۔

سوال میری یونیورسٹی میں لڑکیوں کے لئے ایک نماز کا کمرہ ہے اس میں لکھا ہے کہ جہاں کتا اور تصویریں ہوں فرشتے نہیں آتے۔

جواب یہ غلط ہے یہ تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ فرشتے آتے ہیں جہاں کتا بھی ہوتا ہے اور تصویریں بھی ہوتی ہیں حضرت مسیح موعود کے گھر بھی تصویریں لٹکی ہوتی تھیں اور کتا بھی پھرا کرتا تھا۔ وہاں تو فرشتے کوئی نہیں ڈرتے تھے یہاں کتے سے مراد یہ ہے کہ کتا دل نہ ہو۔ دل اگر کسی کا کتا ہو بھونکنے والا ہو تو فرشتے وہاں نہیں آتے اور دوسرا ایک اور معنی بنتے ہیں ظاہری طور پر کہ انگریزوں میں تو کتے بہت تربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ یونہی حملہ نہیں کرتے ہمارے ملک میں کتے Trained نہیں ہوتے اور اگر غلطی سے چلے جاؤ تو وہ وحشیانہ طور پر آکے زخمی کر دیتے ہیں حملہ کر دیتے ہیں۔ جو نیک لوگ ہیں بیچارے وہ تو ایسے گھروں میں جانے سے توبہ ہی کرتے ہیں۔ فرشتوں کی طرح وہ ایسے گھروں میں نہیں جاتے۔

سوال جو غیر مذاہب میں شادیاں ہوتی ہیں اس میں ہم جا سکتے ہیں۔

جواب کیوں نہیں شوق سے جائیں مگر ان کی رسموں میں شامل نہ ہوں۔ ڈانسوں وغیرہ میں ننگے اس طرح پھرنا غلط ہے اپنی حفاظت جس طرح اب آپ نے کی ہوئی ہے بہت اچھی لگ رہی ہیں۔ ماشاءاللہ طریقے سے برقعہ اوڑھا ہوا ہے اسی طرح آپ شادیوں میں جایا کریں۔ اور اپنی حفاظت کیا کریں اپنے ساتھ اپنی بہنوں وغیرہ کو لے جایا کریں تاکہ گروپ اکٹھا ہو جایا کرے۔

سوال گزشتہ چند مہینوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرتی آفات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سمندری طوفان اور زلزلے جو ساری دنیا میں آرہے ہیں۔ ان کی کوئی کیا خاص اہمیت ہے؟

جواب جہاں تک زلزلوں اور سمندری طوفانوں کا تعلق ہے یہ زمین کو بناتے ہیں۔ اور آپ کو سمجھ نہیں آسکتی کہ اگر زلزلے اور سمندری طوفان نہ ہوتے تو آج جس زمین پر ہم رہ رہے ہیں وہ مکمل طور پر مختلف ہوتی۔ شاید یہ سمندر میں ڈوب چکی ہوتی۔ کیوں ہم زمین کا ایک تہائی 'یا شاید ایک چوتھائی' مجھے صحیح یاد نہیں آرہا' خشک زمین دیکھتے ہیں۔ یہ زلزلوں کی وجہ سے ہی ہے اس سے پہاڑیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور زمینوں میں خالی جگہ بن جاتی ہے جن کے ذریعے پانی نکل جاتا ہے اور آخرکار اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس لئے زلزلے انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ نہیں ہیں۔ زلزلوں کے بغیر زندگی ممکن ہی نہیں تھی اور یہ ایک مسلسل عمل ہے جو جاری ہے' یہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

لیکن بعض Earthquakes (زلزلے) ایسے ہوتے ہیں جو سزا کے طور پر ہوتے ہیں ان سے پہلے الہام کے ذریعے خدا خبر دے دیتا ہے اور Earthquakes ایسے ہوتے ہیں جیسے وہ Conscious ہوں کس کو ہاتھ ڈالنا ہے کس کو نہیں ڈالنا عام Earthquakes کو تو پرواہ ہی نہیں کوئی نیک مرے یا بد مرے سب برابر ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود نے ایک Earthquake کی پیشگوئی کی تھی۔ کانگڑا Valley یہ ہمالیہ میں ایک Valley ہے جس کا نام ہے کانگڑا Valley آپ نے بڑے زوردار الفاظ میں کہا تھا کہ عفت الدیار محلھا ومقامھا کہ شہر اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے یعنی اس قدر خوفناک تباہی ہوگی کھڑے نہیں رہیں گے مکان ٹوٹ جائیں گے۔ شہر گر جائیں گے تباہ ہو جائیں گے اور لوگ بڑے سخت ڈرے ہوئے تھے اور جس زمانے میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا۔ Exactly بہار کے موسم میں وہاں زلزلہ آیا اب فرق دیکھو دونوں میں عام زلزلے اور اس زلزلے میں۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے ایک بھی احمدی نہیں مارا گیا۔ سارے احمدی بچ گئے اور ان کے اردگرد محلوں کے محلے غرق ہو گئے۔ اور زلزلے سے اگر احمدیوں کا مکان ٹوٹا بھی تو چارپائی کے نیچے بچے ہوئے بعد میں نکل آئے۔

سوال کینیڈا میں ایک احمدیہ Village ہے جس کا نام Peace Village ہے اس طرح کا Project کسی اور ملک میں ہوگا۔

جواب ہاں کینیڈا کی جو حکومت ہے وہ بڑی مہربان ہے اور احمدیوں کے اس معاملے میں بڑی رعایت کرتی ہے کیونکہ سب سے پہلے جب انہوں نے تجربہ کیا تھا کہ غریب لوگوں کو گھر مہیا کئے جائیں تو اکثر گھر بدمعاشی کے اڈے بن گئے شراب خوری اور Drugs کے اور یہ جرائم کا گھر بن گئے جس طرح یہاں آپ نے دیکھا ہے الا ماشاءاللہ وہ کرائمز کا اڈہ بنے ہوئے ہیں تو احمدیوں کو جب موقع ملا تو ایک نمونے کا گھر بنایا یہاں تک کہ Minister بھی دیکھنے آیا اس نے کہا یہ حیرت انگیز قوم ہے اتنا اچھا نمونہ ڈرگ چھوڑ کے سگریٹ نوشی کا بھی شاید کیس ہو۔ مگر الا ماشاءاللہ وہ اس سے بھی پاک تھا تو اس پر حکومت نے فیصلہ کیا کہ احمدیوں کو Peace Village بنانے کا موقع دیا جائے اور اس کے نتیجے میں احمدیوں کو اللہ کے فضل سے اب بہت موقع مل رہا ہے اور جس جگہ احمدی Village بنتا ہے وہاں بہت Peace ہوتی ہے ہر قسم کی خرابیوں سے بچ جاتا ہے۔

سوال صنعتیں لگانے سے کوئی ملک آلودگی سے کیسے بچ سکتا ہے۔

جواب Pollution کے علاج بہت سے ہیں وہ کرتے ہیں اور انسانی زندگی بہرحال زیادہ ضروری ہے اگر یہ صنعتیں نہ چلائیں گے تو غریب لوگ تو بھوکے مر جائیں گے اگرچہ صنعتوں کا بڑا فائدہ تو امیر ہی اٹھاتے ہیں لیکن کام تو ملتا ہے کسی غریب بچے کو' اس لئے صنعتیں تو بہت ضروری ہیں Pollution کا مسئلہ الگ ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ درخت زیادہ لگائیں۔ ہمارے غریب ملکوں میں بدقسمتی سے درخت کم کرتے جاتے ہیں اور کارخانے بڑھاتے ہیں سبزہ جو ہے یہ Pollution کا بہترین Check ہے کھیتوں میں Pollution کم ہوتی ہے اور آپ نے اچھی تازہ ہوا لینی ہو تو سرسبز کھیتوں میں چلی جائیں وہاں آپ کو تازہ ہوا ملے گی اس لئے ان کو قانون بنانا چاہئے کہ جہاں Industry لگائیں وہاں اردگرد جنگل بھی لگائیں اور اس کا یہ مغربی قومیں بڑا خیال کرتی ہیں Industry جہاں ہو وہاں جنگلوں کی حفاظت کرتی ہیں پارکس کی حفاظت کرتی ہیں میرا یہی مشورہ ہے کہ جو صنعتکاری ہے کارخانے لگانا اس کے بغیر تو ملک بالکل بھوکا مر جائے گا وہ ضرور لگائیں لیکن یہ پروگرام ساتھ بنائیں جہاں کارخانہ لگے وہاں کارخانے کے مالک کا فرض ہے کہ وہ اردگرد جنگل بھی لگائے اور اندر بھی لگ سکتے ہیں درخت تو اندر بھی لگائے جائیں اس سے انشاءاللہ Pollution بہت کم ہو جائے گی۔

سوال حضرت مسیح موعود کی کتاب نسیم دعوت میں ہے کہ ہر چیز خدا کی آواز سنتی ہے اس لئے وہ بھی فرشتہ ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب حضرت مسیح موعود کا مقصد یہ تھا کہ ہر چیز جو دنیا میں ہو رہی ہے جس کو ہم قانون قدرت کہہ رہے ہیں بظاہر آٹومیٹک ہو رہی ہے مگر کچھ بھی آٹومیٹک نہیں سب کے اوپر خدا تعالیٰ نے فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں جن کے حکم سے ایک چیز چلتی ہے یہ بہت گہرا فلسفیانہ قانون ہے ورنہ اگر خود بخود ہو رہا ہے تو پھر خدا ہی نہیں ہے اور اتنا مکمل نظام خود بخود چل بھی نہیں سکتا تو اللہ تعالیٰ کا یہ کام تو نہیں ہے کہ ہر چیز میں خود براہ راست دخل دے اسی لئے قرآن کریم میں آتا ہے جب اس نے پیدا کیا زمین و آسمان کو پھر عرش پر قرار پکڑ لیا۔ آپ لوگ جب کوئی کام کرتے ہیں مکمل کر دیتے ہیں کارخانہ بناتے ہیں اس کے بعد اس پر ایک افسر انچارج بیٹھ جاتا ہے تو اس نظام کو فرشتے چلا رہے ہیں۔ اور جو ان کو حکم ملتا ہے خدا کی طرف سے وہی کرتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اس کے جو لشکر ہیں ان کو کوئی گن ہی نہیں سکتا سوائے خدا کے ہر پتہ جو گرتا ہے وہ اللہ کے حکم سے گرتا ہے اور اس کے لئے جو قانون ہے اس کا سوکھنا اس کا گرنا یہ قانون قدرت نظر آرہا ہے اس قانون کو چلانے والا ایک فرشتہ ہوگا اتنے بے شمار فرشتے ہیں کہ ہم ان کو گن بھی نہیں سکتے لیکن وہ ہمیں دکھائی نہیں دیتے نہ خدا دکھائی دیتا ہے نہ فرشتے دکھائی دیتے ہیں اب یہاں ٹیلی ویژن چل رہی ہے نا آپ کا منہ اس طرف ہے آپ ٹیلی ویژن کی Waves دیکھ رہی ہیں اور اس کمرے کے اندر اتنی بے شمار ٹیلی ویژن کی تصویریں چل رہی ہیں کوئی جرمن میں کوئی فرنچ میں کوئی Spanish میں کوئی انگلش میں اور پھر انگلش میں بھی بے شمار مختلف قسم کی' کہیں کھیلیں ہو رہی ہیں کہیں ڈرامے ہو رہے ہیں کیا تماشے ہو رہے ہیں یہ کمرہ بھرا ہوا ہے آوازوں سے اس قدر آوازیں ہیں اس کمرے میں کہ آپ کے کان میں کوئی آواز ہی نہ پڑ سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ خاموشی ہے اور اس کے باوجود بے شمار آوازیں ہیں اگر Interference کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں تو فرشتے اور ہم بھی اس لحاظ سے Co-Adjust کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ Interfere نہیں کرتے۔

سوال حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں حضرت عیسیٰ نے افغانستان۔ اور انڈیا وغیرہ کا سفر کیا تھا میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت ان جگہوں پر جو دوسرے مذاہب کے لوگ رہتے تھے۔ جیسے ہندو بدھسٹ وہ تو بنی اسرائیل میں نہیں آتے تو کیا انہوں نے اپنا پیغام ان کو نہیں پہنچایا تھا۔

جواب ان کو بھی پہنچایا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ نبی جب کسی جگہ ہوتا ہے تو وہ کنجوسی نہیں کیا کرتا نیکی کا پیغام ہے اصل مقصد تو اپنی قوم کے لئے ہوتا ہے مگر نیکی کے پیغام میں نیچے بھی لوگ آجایا کرتے ہیں اب دیکھیں فرشتوں کو حکم دیا تھا آدم کی پیروی کرنے کا۔ شیطان نے نہیں کی۔ اس کا مطلب ہے شیطان کو بھی حکم تھا لیکن بڑے لوگوں کا نام لیا جاتا ہے اور ادنیٰ چیزیں اس کے اندر شامل ہو جاتی ہیں اسی طرح بنی اسرائیل کے نبی ہونے کے باوجود جہاں جہاں بھی گئے وہاں دوسری قومیں آباد تھیں ان سے کنجوسی نہیں برتی ان کو بھی اپنا پیغام پہنچایا۔

سوال آپ نے ایک خطبے میں فرمایا تھا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو وہ کچھ عطا کرے گا جو کسی اور نبی کو نہیں عطا کیا گیا کہ وہ مومنوں کے لئے شفاعت کر سکیں گے۔

جواب مومنوں کے لئے بھی نبیوں کے لئے

بھی سب کے لئے شفاعت کر سکیں گے ہر نبی اپنی قوم کے لئے شفاعت کر سکے گا اور نبی کریم سارے زمانے کے لئے شفاعت کر سکیں گے۔

سوال جب بچے کی وفات ہوتی ہے تو ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ یہ بچہ ہمارے لئے ایک نعمت ہو
حمت ہو تو یہ بھی ایک قسم کی شفاعت ہے۔

جواب شفاعت کا مطلب ہوتا ہے کہ رد ہو ہی نہیں سکتی دعا قبول ہوتی بھی ہے نہیں بھی ہوتی۔ اگر آپ یہ دعا شروع کر دیں کہ میں ساری دنیا کی بادشاہ بن جاؤں تمام دنیا میری ماتحت ہو جائے تو ساری عمر لگا دیں کبھی بھی نہیں پوری ہوگی دعا مانگو خدا سے فضل مانگو بچے کے لئے مانگو جس کے لئے چاہو لیکن خدا وہی دے گا جو وہ چاہے گا شفاعت ایک اور چیز ہے سب سے پہلی بات تو ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاعت ان لوگوں کو کرنے کی اجازت دیتا ہے جو عقل والے لوگ ہوتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ دس سال پہلے جو آدمی مر گیا تھا وہ دوبارہ زندہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ ان کو شفاعت کی اجازت دیتا ہے جن کی Common Sense بہت ہوتی ہے اور ان کو پتہ ہے کیا مانگنا ہے اور کیا نہیں مانگنا۔ اور گناہوں کی بخشش اس میں شامل ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو جس کے چاہے گناہ بخش دے۔ تو ان کا Intercession اس لئے ہوا کرتا ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ بخش دے ایک شفاعت یہ بھی ہے کہ ایک بیماری سے جو چیز بچ ہی نہ سکتی ہو دنیا کے قانون کے مطابق نہ بچتی ہو۔ مثلاً ایک ہلکایا کتا کاٹ گیا تھا عبدالکریم کو کسولی تک اس کا کیس پہنچایا تھا۔ کسولی سے تار آئی تھی۔

Nothing can be done for Abdul Karim.

عبدالکریم کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے غلطی سے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ میں شفاعت کرتا ہوں۔ وہ حیدر آباد کا بچہ تھا قادیان میں پڑھ رہا تھا بہت دل میں رحم تھا خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہو تا کون ہے جو خدا کے اذن کے بغیر سفارش کر سکے اس پر حضرت مسیح موعود کو بہت فکر پیدا ہوئی بہت رو رو کے معافی مانگی اللہ مجھے تو خیال بھی نہ رہا مجھے تو بچے سے پیار تھا میں نے کہہ دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اب شفاعت کرو۔ اجازت ہے۔ عبدالکریم اس بیماری سے جس سے انسان بچ نہیں سکتا کوئی کیس نہیں تھا اس کا ایسا بچنے کا وہ بالکل بچ گیا حیدر آباد دکن میں اس کی اولاد بھی ہے اور اس پیشگوئی کا نشان ہے ہمیشہ کے لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اس لئے بچ گیا شفاعت اصل میں تو گناہوں کے لئے ہے لیکن اس کے علاوہ بھی جو ناممکن باتیں دنیا میں نظر آتی ہیں وہ بعض دفعہ اللہ اجازت دے تو وہ بھی پوری ہو جایا کرتی ہیں۔

سوال رمضان میں اکثر ہم طالبات کو کافی مشکل پیش آتی ہے کیونکہ اکثر ہمارے امتحان ہوتے ہیں۔ روزہ تو ہم رکھتی ہیں لیکن اتنی باقاعدگی سے قرآن شریف اور نوافل نہیں پڑھ سکتے تو اس کا ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

جواب جتنی توفیق ہے وہ پڑھو۔ اور اللہ سے دعا مانگو کہ اللہ اس کمی کو پورا کر دے اب ہمارے M.T.A میں دیکھا کتنے لوگ کام کرتے ہیں بعض کالج سے آئے تو گھر جانے کی بجائے سیدھا M.T.A میں آکر کام کرتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں گھر رات کو دیر سے۔ میرا تجربہ ہے ان کے نتیجے زیادہ اچھے نکلتے ہیں۔ اب شفاعت کی مثال تو نہیں مگر قربانی کو قبول کرنے کی مثال ہے ایک عمل دعا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس نے میرے کام کو ترجیح دی ہے اس لئے میں اس کے کام پورے کر دوں گا۔ میں حیران ہو جاتا ہوں دیکھ کے ان کے گریڈ کتنے آتے ہیں۔ اور بعض دفعہ تو A سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ لوگ صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا خیال کرتا ہے جو اس کے لئے قربانی کرتا ہے وہ قربانی دعا بن جاتی ہے اس لئے کسی شفاعت کی بھی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے تم بھی کیا کرو بے شک اچھے نمبر ہی ملیں گے۔ انشاء اللہ۔

سوال تیسری جنگ کے بارے میں آپ مجھے کچھ علامات سمجھا سکتے ہیں۔

جواب تیسری جنگ تو ہونی ہی ہونی ہے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ کیونکہ قرآن کریم میں تیسری جنگ کی پیشگوئی ہے اور ایسے قطعی الفاظ ہیں کہ ٹل نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس زمانے میں تیسری جنگ کی پیشگوئی کی ہے اور وہ پیشگوئی بتاتی ہے کہ وہ لازماً تیسری جنگ کی ہے اس سے پہلے ایسی جنگ کبھی نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کہتے ہیں کہ علاقوں کے علاقے زندگی سے خالی ہو جائیں گے۔

اب یہ سائنسدان کہہ رہے ہیں کہ ایٹم بم کے نتیجے میں جب بادل پھیلے گا ایک دھواں سا تو اس کے نیچے ساری زندگی ختم ہوتی چلی جائے گی تو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں تو اس کی خبر ہی کوئی نہیں تھی کہ ایسا ہو سکتا ہے تباہیاں ہوتی تھیں تو زندگی تو نہیں ختم ہوا کرتی تھی مگر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو پیشگوئی کے طور پر خبر دی اور یہ لازماً تیسری جنگ میں ہونا ہے تیسری جنگ عظیم میں یہ سب کچھ ہو گا جو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہیں کیونکہ قرآن کریم بھی فرما رہا ہے اور اس زمانے کا مامور بھی فرما رہا ہے کیوں ہو گا اس لئے نہیں کہ ساری زندگی سارے لوگ بنی نوع انسان تباہ ہو جائیں بلکہ اس کے بعد احمدیت کی طرف رجحان ہو گا سچے دل سے لوگ۔ بڑے بڑے لوگوں کے سر ٹوٹیں گے تکبر ٹوٹیں گے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہوں گے میرا تجربہ بھی ہے کہ میرے ساتھ ایک انگریز سفر کر رہا تھا ڈھاکہ سے ہم کلکتہ آرہے تھے بڑا امیر آدمی تھا ذہین بڑا تھا اس سے باتیں شروع ہوئیں تو خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق اس کو اعتبار کوئی نہیں تھا میں جب شروع کرتا تھا بات تو تھوڑا سا سن کے کہتا تھا اب میں سمجھ گیا ہوں یہ ٹھیک ہے اگلی دلیل دیں پھر تھوڑی سی سن کے اب اگلی دلیل دیں میں حیران رہ گیا اتنا ذہین آدمی کہ جب جہاز لینڈ کرنے لگا تھا اس نے کہا دیکھیں میری ایک بات سن لیں عقلی دلیلوں کے لحاظ سے آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ خدا ہے میرے پاس کوئی جواز نہیں ہے مگر دل میں ایمان نہیں ہے اب اس کا کیا علاج ہے میں نے کہا اس کا علاج یہ ہے کہ انتظار کرو تیسری جنگ عظیم کا اگر تمہارے ہوتے ہوئے آگئی تو تمہارے دل میں بھی ایمان پیدا ہو جائے گا۔

سوال میں آجکل فزکس پڑھانے کے لئے پڑھ رہی ہوں کالج میں اور میرا سوال یہ ہے کہ میں نے Religious Education بھی پڑھانا ہے میں کیسے کروں۔

جواب جتنے Religions ہیں ان کے لئے اصولی پالیسی ہے کہ جو وہ کہتے ہیں دیانتداری سے وہی پڑھایا جائے۔ غلط بھی ہو تو آپ تو ذمہ دار نہیں ہیں۔ آپ حوالہ دے سکتی ہیں کہ فلاں Religion کے متعلق ان کے چوٹی کے جو نمائندے ہیں وہ یہ کہتے ہیں اگر عیسائی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے تھے تین خدا اور کیتھولک یہ کہتے ہیں پروٹسٹنٹ یہ کہتے ہیں سب کچھ بتانا چاہئے آپ کو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں صرف ایک ذمہ داری ہے۔ کہ دیانتداری سے کام لیں۔ Honesty کو نہیں چھوڑنا۔ احمدیت کے بارے میں کتنا دھوکا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ انسائیکلو پیڈیا بریٹینکا میں بھی غلط باتیں لکھی ہوئی ہیں ہم توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح لوگ ہمارے متعلق سچی بات کریں اسی طرح احمدی دوسرے لوگوں کے بارے میں بھی سچی بات کریں۔

سوال بہت ساری لڑکیاں کالجز اور یونیورسٹیوں میں جاتی ہیں تو دعوت الی اللہ کیسے کریں۔

جواب تو دوستی بناؤ پہلے اور اچھے لوگوں سے دوستی بناؤ دنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں برے لوگ بھی ہیں شریف النفس ہوں جن میں گندگی نہ ہو۔ ایسی لڑکیوں سے دوستی بناؤ اور ساتھ چل کے پھر اندازہ لگاؤ کہ کس چیز میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرتے کرتے پھر دعوت الی اللہ شروع کر دو۔

سوال ایک اردو رسالہ بچوں کے لئے تشحیذ الاذہان ہے تو ہم انگریزی رسالہ کیوں نہیں بچوں کے لئے بناتے۔

جواب انگریزی رسالے سب دنیا میں جو ملک ہیں وہ بناتے ہیں۔ اور کینیڈا میں ایک سیکشن ہے بچوں کے لئے۔ انگلستان میں بھی بچوں کے لئے بناتے ہیں مجھے پتہ ہے تمہیں پتہ نہیں ہے لیکن تشحیذ الاذہان بہت اچھا رسالہ ہے وہ بھی پڑھا کرو۔ اردو بھی اچھی ہو گی اور معلومات ہر قسم کی ہیں۔ ہر قسم کی معلومات لطیفے پہیلیاں اور سائنس کی باتیں سب اکٹھی ہو جاتی ہیں تشحیذ الاذہان میں۔

سوال اگر کسی کو بیماری ہے تو کئی لوگ کہتے ہیں یہ تو شیطان کے کام ہیں۔

جواب بیماری تو قانون قدرت ہے ہر بیماری کی دوا بھی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہوئی ہے کسی کو پتہ ہو یا نہ ہو۔ تو شیطان کا کیا کام ہے بیماری تو انسانی قدرت اور فطرت کے اندر داخل ہے ہر انسان نے آخر مرنا ہے نا تو بیماری بھی اپنا قانون جاری رکھتی ہے بعض لوگ حادثے سے بھی مر جاتے ہیں مگر اکثر کتنے لمبے چلیں گے دو سو سال زیادہ سے زیادہ 120 سال بھی ہو جائے تو بہت بڑی عمر ہے۔ تو اندر اندر بیماری کا اپنا نظام جاری رہتا ہے اور وہ آخر جسم کو کھا لیتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ تم میں سے وہ ہیں جو لمبی عمر پاتے ہیں اور اتنی لمبی عمر بھی پا لیتے ہیں کہ ان کی عقل کے بعد بالکل عقل ضائع ہو جاتی ہے۔ ایسی لمبی عمر سے تو توبہ کرنی چاہئے۔ کہ دماغ ہی کھا جائے بیماری۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہی ہے جو ہمیشہ جانتا ہے ہر ایک انسان مستقل علم نہیں رکھتا اور نہ اپنے آپ پر کوئی قدرت رکھتا ہے۔ صرف اللہ کی ذات ہے جو علیم بھی ہے قدیر بھی ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کرو اور علم بھی اسی سے مانگا کرو اور یہ دعا کیا کرو کہ اتنی عمر نہ دے کہ جو کچھ سیکھا ہے وہ سارا جاتا رہا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت سکیم جاری کی تھی جو طالب علم اپنی یونیورسٹی وغیرہ میں ٹاپ کرتے تھے ان کو گولڈ میڈل دیا جاتا تھا۔ میرا سوال ہے کہ یہ ابھی تک جاری ہے یا نہیں۔

جواب گولڈ میڈل تو اب بھی دیا جاتا ہے مگر اب خدا کے فضل سے اس سے بہت زیادہ ہم مدد کرتے ہیں اور ایسے فنڈز مہیا ہو گئے ہیں پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یہ کیا کرتے تھے کہ اگر کوئی غریب طالب علم ہو۔ اور اس کا Potential اوپر ہو تو اس کو جماعت کی مدد دیا کرتے تھے مگر اب تو بہت زیادہ ہو گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چوہدری شاہنواز صاحب اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے انہوں نے اپنے ابا کے نام پر ایک فنڈ مجھے مہیا کیا اور وہ مستقل ایک کارخانہ ہے اس کی آمد کا 1/3 یا جتنا بھی تھا۔ تجارت سے وہ مستقل وقف کر دی ہے اور اس کے اوپر انہوں نے کہا کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں خلیفہ وقت جو چاہے جس کو چاہے قرضہ دے دے اور روزانہ ایک دن بھی ایسا ناغہ نہیں ہوا کہ غریب طالب علموں کی میں نے اس سے مدد نہ کی ہو ایک دن بھی نہیں جاتا۔ آج ہی ایک طالب علم ملنے آیا تھا اس کے ماں باپ غریب تھے مگر قربانی کر رہے تھے انگلستان اونچی تعلیم کے لئے بھیج دیا تھا۔ بات بات پر اس کو رونا آرہا تھا میں نے پتہ کیا بتاؤ روتے کیوں ہو وجہ کیا ہے اس نے کہا اس طرح میرے ابا وغیرہ کا حال ہے تو میں نے اس کو کہا کہ تم مجھ سے تعلیمی قرضہ لے لو پہلے تو بہت انکار کیا میں نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا انکار کا میں حکماً دے رہا ہوں تمہیں لازماً لینا چاہئے اپنے

باقی صفحہ 7 پر

زبیر خلیل خان صاحب

چیچنیا - اصل مسئلہ کیا ہے؟

دنیا کے نقشہ پر ماسکو سے نیچے اگر جنوب کی طرف نگاہ دوڑائی جائے تو ایک پہاڑی سلسلہ نظر آتا ہے جس کا نام Kaukasus ہے۔ اس پہاڑی سلسلہ میں سابقہ سوویت یونین کی ریاستیں آذربائیجان ' گارجین ' آرمینیا اور چیچنیا ہیں۔ پہاڑی سلسلہ کے مشرق میں بحیرہ Caspian ہے جس میں آذربائیجان کی مشہور بندرگاہ باکو (Baku) ہے۔ جنوب میں ایران اور ترکی کی سرحدیں ملتی ہیں۔ جنوب مغرب میں بحیرہ اسود (Black Sea) ہے۔ جنوب میں مکمل علاقہ روس کا ہے۔ بحیرہ اسود میں ہی روس کی مشہور بندرگاہ Noworossisk واقع ہے۔ بحیرہ Caspian کے شمال مشرق میں قازقستان (Kazakhstan) ہے جبکہ نیچے جنوب مشرق میں ترکمانستان اور مشرق میں ازبکستان ہے۔ اس سارے علاقہ میں چیچنیا ایک چھوٹی سی ریاست ہے جس کی آبادی بارہ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ غالباً عثمانیہ دور میں یہاں اسلام کا پیغام پہنچا تھا۔

معدنی ذرائع کی تحقیق کرنے والے اداروں کی رپورٹوں کے مطابق بحیرہ Caspian کے نیچے اور ان ریاستوں میں جو کہ پہاڑی سلسلہ Kaukasus اور اس کے ارد گرد واقع ہیں' یہاں 25 بلین بیرل تیل دریافت ہوا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا ذخیرہ ہے جو اکیسویں صدی سے پہلے پچاس سالوں میں دنیا کی توانائی کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

چیچن عوام کے مطابق وہ Kaukasus پہاڑی سلسلہ میں 2200 سال قبل مسیح سے آباد ہیں۔ وہ اپنے آپ کو روسی یا روسی اقلیتی نسل نہیں سمجھتے۔ اور اپنا شجرہ نسب حضرت نوح علیہ السلام کے دوسرے بیٹے شام (Shem) سے ملاتے ہیں۔

Kaukasus پہاڑی سلسلہ میں آباد چیچن مسلمان ہیں اور روسی آرتھوڈاکس عیسائی ہیں۔ مذہبی تفاوت کی وجہ سے دونوں اقوام میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ ایک امریکی صحافی Eric Margolis (جو جنگی کارروائیوں کی رپورٹنگ کے لئے وہاں تین سال متعین رہا) کے مطابق چیچن کی جدوجہد آزادی تقریباً 250 سال سے جاری ہے۔ زار روس سے قبل اور اس کے بعد بھی اس ریاست کے عوام نے روسی تسلط سے آزادی کے لئے ہمیشہ ہی جدوجہد کی ہے۔ آزادی کی اس لہر کو دبانے کے لئے روسی رہنما اس قوم پر اکثر ہی ظلم و ستم کا بازار گرم رکھتے ہیں۔ 1944ء میں سٹالن نے آٹھ لاکھ چیچن کو گدھا اور گھوڑا گاڑیوں پر سوار کرا کے سائبیریا بھجوانے کا حکم دے دیا اور جغرافیہ دانوں کو حکم دیا کہ چیچنیا کا نام روس کے نقشہ سے مٹا دیا جائے۔

ان احکامات کو 1957ء میں کالعدم قرار دیا گیا لیکن تب تلک اس قوم کے چار لاکھ پچاس ہزار سے زائد افراد موت کا شکار ہو چکے تھے۔

1991ء میں جب سوویت یونین کا شیرازہ بکھرا تو ریاست چیچنیا نے بھی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان آزادی سے روس کو شدید دھچکا لگا کیونکہ ایک طرف تو بے بہا معدنی وسائل اس علاقہ میں دریافت ہو چکے تھے۔ دوسری طرف اس اعلانِ آزادی کی وجہ سے بعض اور مسلم ریاستوں میں بھی آزادی کا رجحان پنپ سکتا تھا۔ چنانچہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت وسط 1994ء میں کے جی بی (KGB) کے ذریعہ چیچن لیڈر Dudayev کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سعی کی گئی جو ناکام رہی۔ اس کے بعد دسمبر 1994ء میں روسی صدر یلسن (Yeltzin) نے روسی افواج کے ذریعہ جدوجہد آزادی کو کچلنے کی کوشش کی۔ 1994ء سے جاری کی گئی اس جنگ کے نتیجہ میں چالیس ہزار چیچن ہلاک ہوئے اور تقریباً تین لاکھ بے گھر ہو گئے۔ ریاست کا دارالحکومت گروزنی اور ایک دوسرا بڑا شہر Guderme کھنڈر بنا دیئے گئے تاہم ان تمام مظالم کے باوجود روسی افواج کو عبرتناک شکست ہوئی اور 31۔ اگست 1996ء کو انہیں چیچنیا سے واپس بلا لیا گیا اور سیکورٹی کونسل کی مدد سے بعض معاہدات کئے گئے۔

تازہ ترین جنگ ستمبر 99ء میں ہونے والے ان دھماکوں کے بعد شروع کی گئی جو کہ روس کے بعض شہروں میں کئے گئے تھے اور ان دھماکوں میں تین صد کے لگ بھگ روسی ہلاک ہوئے۔ روسی لیڈروں کے مطابق یہ دھماکے چیچن آزادی پسندوں نے کئے ہیں۔ چنانچہ ایک بار پھر چیچنیا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا۔ ستمبر 1999ء سے جاری جنگ میں ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تین لاکھ سے زائد افراد دوسرے علاقوں میں ہجرت کر گئے ہیں۔ روسی افواج کے مطابق وہ ہر صورت میں گروزنی پر مکمل قبضہ کرنا چاہتے ہیں جبکہ مقامی مجاہدین کے مطابق وہ انہیں ایسا کبھی نہیں کرنے دیں گے۔

جیسا کہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے روسی اور چیچن دراصل دو مختلف اقوام ہیں۔ دونوں اقوام میں تہذیب و ثقافت اور مذہب میں بہت بُعد ہے۔ روسی قوم کے لیڈروں کے ناروا سلوک اور ظلم کی وجہ سے آپس میں اعتماد بالکل معدوم ہے۔ زمین پر موجود ان حقائق کے علاوہ موجودہ جدوجہد کا اصل پس منظر معاشی ہے۔ معدنی وسائل کا ذکر کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا تھا کہ اس پہاڑی سلسلہ' اردگرد کے سمندروں اور علاقوں میں تیل کی بہت بڑی مقدار دریافت ہوئی ہے جو کہ اگلی نصف صدی کے لئے دنیا کی توانائی کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

اب سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ ان معدنی وسائل پر اختیار کس کا ہو؟ روسی حکام کسی صورت بھی یہ پسند نہیں کریں گے کہ معدنی وسائل کی اس دولت سے وہ کنارہ کشی اختیار کر لیں۔ علاوہ ازیں اس وقت بھی بحیرہ Caspian میں واقع بندرگاہ "باکو" (Baku) سے جانے والی تیل کی پائپ لائن چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی سے ہو کر بحیرہ اسود (Balck Sea) میں واقع روسی بندرگاہ Noworossisk تک جاتی ہے اور گروزنی شہر میں علاقہ کی بہت بڑی آئل ریفائنری ہے۔ چیچنیا کو آزادی دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ روس کو پائپ لائن اور ریفائنری سے ہاتھ دھونے پڑیں گے جو اسے کسی صورت بھی منظور نہیں۔ اسی طرح علاقہ کی باقی ریاستیں اگر روسی اثر سے نکل جائیں گی تو روس کو علاقہ کی معدنی دولت سے کچھ بھی ملنے کی توقع نہ ہوگی۔ وسطی ایشیا اور علاقہ کی ریاستوں سے تعلقات کی تاریخ اور مذہب کی وجہ سے ایران اور ترکی سے میل کھاتے ہیں اور اگر ان ریاستوں کا ایران اور ترکی سے اتحاد ہو جاتا ہے تو روس اس ساری معدنی دولت سے محروم رہ جائے گا۔ روس کے ساتھ ساتھ امریکہ اور یورپ کو بھی تیل کی اس دولت میں بہت دلچسپی ہے۔ مذہبی' تاریخی اور ثقافتی ہم آہنگی کے باعث وہ اس کوشش میں ہیں کہ تیل کی اس ساری دولت کو روس کی مدد سے ترقی دی جائے اور تمام تر منصوبہ بندی روسی' یورپی اور امریکی ماہرین کے اشتراک سے ہو۔ اپنی اس ترجیح کے باعث ہی امریکہ اور یورپ کے ممالک روسی صدر کو بے بہا امداد دے رہے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ چیچنیا میں مسلمانوں کی اس آزادی کی لہر کو مکمل طور پر کچل دیا جائے۔ اس جنگ میں روس کی کامیابی پورے علاقہ میں روس کے اثر کو مستحکم کر دے گی اور پھر روسی' یورپین اور امریکی منصوبہ ساز مل کر علاقہ کے معدنی وسائل سے فائدہ اٹھانے کا پلان بنائیں گے۔ منصوبہ سازوں کے مطابق جلد ہی چیچنیا کے مسئلہ کا حل ڈھونڈ لیا جائے گا اور آزادی کی اس تحریک کو ختم کر دیا جائے گا۔

یہ تو ہیں دنیاوی منصوبہ سازوں کے ارادے۔ لیکن تمام منصوبے بنانے والوں کے اوپر ایک بہت ہی بڑا منصوبہ بنانے والا خدا بھی ہے۔ خدا کے ہاں اس علاقہ کے لئے کیا منصوبہ ہے یہ تو وقت ہی بتلائے گا۔ چیچن مسلمانوں کے مطابق اگر سٹالن جیسا لیڈر ان کا سرنگوں نہیں کر سکا تو بھلا کوئی دوسرا لیڈر ان کا کیا بگاڑ لے گا۔ دیکھیں اب پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ صرف دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے تمام لیڈروں کو ایسے فیصلے کرنے کی توفیق دے جو کہ تمام انسانیت کے لئے مفید ہوں۔ آمین۔

اس مضمون کی تیاری میں درج ذیل مضامین سے مدد لی گئی ہے۔

1. The new great game of politics and oil in Kaukasus / Central Asia by Ariel Cohen of Heritage Foundation of U.S.A.

2. Internet Official Home page Chechnia

(الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2000ء)

(مرسلہ: نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

S.I.S.S.A-I.S.A.S

انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز (S.I.S.S.A - I.S.A.S) واقع Trieste (اٹلی) مندرجہ ذیل مضامین میں اعلیٰ تعلیم/تحقیق کے شاندار مواقع فراہم کرتا ہے۔

Astrophysics
Theory of Condensed Matter
Theory of Elementary Particles
Molecular Genetics
Functional Analysis and Applications
Mathematical Physics
Biophysics
Cognitive Neurosciences

ان تمام مضامین میں تعلیم کا آغاز ہر سال نومبر میں ہوتا ہے اور 3 سال کی تعلیم اور تحقیق کے بعد Ph.D کی ڈگری دی جاتی ہے۔ استثناء کی شکل میں ادارہ اگر اجازت دے تو چار سال میں بھی پروگرام مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اس ادارہ میں دو طریق پر داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

1- ہر سال اکتوبر میں ادارہ میں داخلہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔ اس کو پاس کرنے والے طالب علم کو داخلہ دے دیا جاتا ہے۔

2- اس کے علاوہ داخلہ Preselection کی بنیاد پر بھی دیا جاتا ہے جس کا معیار اعلیٰ تعلیمی ریکارڈ۔ سائنسی Qualifications اور Letters of Reference شامل ہیں۔ اس طرح داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ کا طریق نمبر1 میں بیان کردہ داخلہ ٹیسٹ نہیں لیا جائے گا لیکن تعلیم کے پہلے سال بنیادی امتحان پاس کرنا لازم ہوگا۔

صرف وہ طلباء و طالبات اس پروگرام میں درخواست دے سکتے ہیں جو 9- اکتوبر 1970ء کے بعد پیدا ہوئے ہوں۔ تعلیمی قابلیت میں درخواست دہندہ کا ماسٹرز ہونا لازمی ہے۔

دونوں صورتوں میں داخلہ کے خواہش مند طلباء و طالبات اس ایڈریس پر لکھ کر معلومات منگوا سکتے ہیں۔

S.I.S.S.A - I.S.A.S
VIA BEIRUT 2-4
34014 - TRIESTE - ITALY
WEB: www.sissa.it
E-mail:- phd@sissa.it

جو طلبہ Elementary Particles میں داخلہ کے خواہش مند ہوں ان کے لئے GRE کا امتحان دینا لازمی ہے لیکن جو باقی پروگراموں کے لئے بھی یہ امتحان دے دیں۔ ان کے داخلہ کا کیس مضبوط ہو جائے گا۔

جو طلباء و طالبات Preselection کے ذریعہ داخلہ حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں ان کے لئے درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- اپریل 2000ء ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مربی بلاد عربیہ کو بہت ضعف اور کمزوری حافظہ کا عارضہ لاحق ہے۔

○ مکرم رضوان احمد صاحب گوٹھ چوہدری سلطان احمد ٹنڈو اللہ یار حیدر آباد گردن توڑ بخار کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ مہینہ سے کراچی ہسپتال میں زیر علاج رہے ہیں جسمانی طور پر اب وہ بالکل نارمل ہیں جبکہ ذہنی طور پر ابھی وہ مکمل شفایاب نہیں ہوئے ان کی یادداشت ٹھیک نہیں ہے۔

○ مکرم منیر احمد بٹ صاحب نائب قائد ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔ میرے بھائی میر وحید منظور صاحب حال کراچی ناظم آباد موٹر سائیکل پر جماعتی کام کے سلسلے میں جا رہے تھے راستے میں نامعلوم کار نے ٹکر ماری حادثے میں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم شیخ عبد المنان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر فرماتے ہیں خاکسار کی بھاوجہ اہلیہ شیخ عبد الوہاب صاحب سابق امیر جماعت اسلام آباد شدید بیمار ہیں۔ ان کے گردوں میں انفکشن ہے۔ بخار ہے۔ اور یادداشت بھی متاثر ہے۔

○ محترم ملک نعیم احمد صاحب حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور بیمار ہیں۔

○ محترمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ اسیران راہ مولا مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اور ان کے 8 ساتھیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں نسیم احمد طاہر صاحب کی اہلیہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ بیگم محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مرحوم مربی سلسلہ کا امریکہ میں دل کا بائی پاس ہوا ہے۔

○ محترمہ نسیم فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دل کا بائی پاس ہوا ہے۔

○ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ صدر لجنہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بھائی چوہدری نثار احمد صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور دل کے ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔

○ عزیز ذیشان احمد ابن مکرم عبد المنان صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہے اور واپڈا ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔

احباب جماعت سے ان سب کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 14۔ مارچ 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے "لبیب احمد" نام عطا فرمایا ہے نومولود مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد شریف صاحب دار الفتوح ربوہ کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان کا پوتا اور مکرم غلام محمد صاحب لالیاں کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک باعمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

داخلہ برائے کلاس ششم

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم میں داخلہ کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2-4-2000 ہے داخلہ ٹیسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی Text Books میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ مورخہ 5-4-2000 بوقت ساڑھے آٹھ بجے اور کامیاب طلباء کی لسٹ مورخہ 9-4-2000 صبح دس بجے لگائی جائے گی۔

نوٹ:۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے فیس آفس سے حاصل کریں۔

(پرنسپل)

اعلان داخلہ

○ HEJ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری نے ایم فل/P.h.D پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ Organic کیمسٹری اور بایو کیمسٹری میں پروگرام آفر کیا جا رہا ہے داخلہ فارم وغیرہ ادارہ واقع کراچی یونیورسٹی سے دستیاب ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 3۔ اپریل کو ادارہ میں ہوگا۔ مکمل فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اپریل 2000ء ہے۔

بقیہ صفحہ 5

ابا کو لکھو دو خدا نے میرا انتظام کر دیا ہے اور واپسی کا جو خیال ہے یہ بھی بوجھ نہ رکھو اگر تمہیں تعلیم مل گئی اچھی اور دنیا کی کمائی ہوئی تو جب چاہو جتنا چاہو واپس کر دینا اکثر ایسے لوگ جو میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جو قرضہ ہو وہی واپس نہیں کرتے بلکہ اور بھی دیتے ہیں تاکہ ان جیسے غریب لوگوں کی امداد ہو اور فنڈ بڑھتا جاتا ہے کم ہونے کی بجائے تو یہ جماعت احمدیہ پر اللہ کا بہت فضل ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کلنٹن کا دورہ بھارت

امریکی صدر بل کلنٹن نے بھارت کا سرکاری دورہ شروع کر دیا ہے۔ امریکی صدر جب نئی دہلی پہنچے تو صدارتی محل میں ان کے اعزاز میں باضابطہ تقریب ہوئی۔ بی بی سی کے مطابق راشٹرپتی بھون میں استقبالیہ تقریب کے دوران امریکی صدر سے صحافیوں نے بات چیت کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے صحافیوں کو کوئی جواب نہ دیا۔ امریکی صدر اپنے دورہ کے دوران بھارتی پارلیمنٹ سے خطاب بھی کریں گے۔ امریکی صدر نے یہ پانچ روزہ دورہ منگل کے دن شروع کیا۔ اس دورہ کے دوران ان کے ایجنڈے کے اہم نکات یہ ہیں۔ مسئلہ کشمیر، سی ٹی بی ٹی، دھماکہ خیز مواد کی تیاری کی روک تھام، پاکستان سے مذاکرات کا احیاء وغیرہ۔ ان متنازعہ امور پر بھارت کا سخت اور انتہائی بے لچک موقف مہمان صدر کے مقاصد کے حصول کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ٹائمز آف انڈیا اور دیگر موقر اخبارات نے امریکی صدر کے دورہ بھارت کو ایک تماشہ قرار دیا ہے۔ بھارت نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جنرل پرویز مشرف کی حکومت کو کرگل تصادم کے ذمہ دار قرار دیتے ہوئے مبینہ دہشت گردی سے اجتناب کا پابند کریں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ دہشت گردی کے لئے جنرل مشرف کی حکومت کو براہ راست ذمہ دار ٹھہرانا امریکی صدر کیلئے بہت مشکل ہوگا۔

پاکستان اور بھارت مذاکرات کریں۔ کلنٹن

امریکی صدر کلنٹن نے بھارت اور پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کریں۔ بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ ان کی ملاقات میں کشمیر اور ایٹمی ہتھیاروں کے مسائل چھائے رہے۔ بعد ازاں صدر کلنٹن نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ کنٹرول لائن کا احترام کیا جائے۔ ضبط و تحمل سے کام لیا جائے۔ تشدد کی مخالفت کی جائے اور بات چیت کا آغاز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہی باتیں اسلام آباد جا کر بھی کہیں گے۔

کلنٹن واجپائی مذاکرات ناکام

جنوبی ایشیا میں ایٹمی عدم توسیع کے بارے میں کلنٹن اور واجپائی کے مابین مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں مذاکرات کے دوران امریکی صدر بل کلنٹن اور بھارتی وزیر اعظم نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے موقف سے آگاہ کیا اور مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ یوں ایٹمی عدم توسیع کے امور پر اختلافات اپنی جگہ برقرار ہیں جبکہ بل کلنٹن نے اس امید کا اظہار کیا کہ دونوں فریقین میں اتفاق رائے ہو جائے گا اور ہم مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔ بل کلنٹن نے کہا ایٹمی عدم توسیع کے معاملے پر بھارت اور امریکہ کے مابین مذاکرات کے 10 دور ہو چکے ہیں اور فریقین نے اس مسئلے پر ایک دوسرے کے موقف کو تسلیم کیا ہے۔ مذاکرات کے دوران بھارتی وزیر اعظم نے اپنے اس عزم کو دوہرایا کہ بھارت مزید ایٹمی دھماکے نہیں کرے گا۔ اور ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل بھی نہیں کرے گا۔

بھارت ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کرے گا

بھارت نے کہا ہے کہ وہ ایٹمی صلاحیت کے توسیعی پروگرام میں کسی قسم کا بیرونی دباؤ قبول نہیں کرے گا۔ خواہ اسے کسی عالمی طاقت کو ناراض ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ وہ دفاعی ضروریات کے پیش نظر اس پروگرام کو رول بیک نہیں کرے گا۔

کلنٹن واجپائی پریس کانفرنس میں لاہور کا ذکر

کلنٹن واجپائی مشترکہ پریس کانفرنس میں جب واجپائی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ انہوں نے امن کے لئے لاہور کا دورہ کیا تو اسی وقت صدر کلنٹن نے ان پر زور دیا کہ وہ اعلان لاہور کا عمل بحال کریں۔ کنٹرول لائن کا احترام کریں۔ اور تنازعات حل کرنے کیلئے مذاکرات شروع کریں۔

مقبوضہ کشمیر میں 36 سکھ قتل کر دیئے گئے

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور دیگر ایجنسیوں کے ایجنٹوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے 36 سکھوں کو قتل کر دیا۔ المناک واقعہ امریکی صدر کے دورہ بھارت سے چند گھنٹے قبل ہوا۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے دار الحکومت سرینگر سے 5 کلومیٹر جنوب میں واقع گاؤں چٹی سنگھ پورہ میں یونیفارم میں ملبوس بھارتی مسلح اہلکار داخل ہوئے اور گاؤں کے مکینوں کو گھروں سے نکال کر قطار میں کھڑا کر دیا۔ ان میں مرد و خواتین سب شامل تھے۔ مسلح افراد نے خواتین کو ایک طرف الگ کر کے مردوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ جس سے 34۔ افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ 2 زخمی ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ پولیس ترجمان کے مطابق حملہ آوروں کی تعداد 30 سے 40 تھی اور ان کے پاس دستی بم اور 47 بندوقیں تھیں۔ مرنے والوں کی عمریں 16 سے 40 سال کے درمیان تھیں۔ مبصرین کے مطابق یہ واقعہ بھارت کی طرف سے کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو دبانے اور جہاد کشمیر کو فرقہ وارانہ کارروائیاں ثابت کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 22 مارچ۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 24۔ مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-25
ہفتہ 25۔ مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-42
ہفتہ 25۔ مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-04

طیارہ کیس میں استغاثہ کے دلائل مکمل

طیارہ سازش کیس میں دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں استغاثہ کے دلائل مکمل ہوگئے۔ وکلائے صفائی جمعہ سے دلائل شروع کریں گے۔ فاضل عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ فیصلہ ثابت شدہ شہادتوں کی بنیاد پر ہوگا۔ عدالت نے کہا کہ جو شہادتیں ثابت نہیں ہوسکیں وہ ملزمان کے خلاف تسلیم نہیں ہوں گی۔ وکیل استغاثہ ایڈووکیٹ جنرل سندھ راجہ قریشی نے بعض وضاحتیں پیش کیں تو فاضل جج نے کہا کہ یہ میرے سوالوں کے جواب نہیں۔ راجہ قریشی نے فوراً دلائل ختم کردیئے وکیل استغاثہ نے کہا کہ نواز شریف ساڑھے چھ بجے تک وزیراعظم تھے اور انہوں نے کم از کم سات بجے تک اختیارات استعمال کئے ایک گواہ کے مطابق فوج سات بجے وزیراعظم ہاؤس پہنچی۔ فوج کنٹرول نہ سنبھالتی تو وہ جہاز کریش ہوجاتا۔ بلوچستان ہائی کورٹ قرار دے چکی ہے کہ ہائی جیکنگ کی جائے یا اس کی کوشش کی جائے دونوں ایک جیسے جرم ہیں اور اس کی زیادہ سے زیادہ سزا موت ہے۔ ضروری نہیں کہ ملزم خود طیارے کے اندر موجود ہو۔

کلنٹن فوجی حکومت پر دباؤ ڈالیں

سابق وزیراعظم اور طیارہ کیس کے ملزم لانڈھی جیل کراچی میں اسیر میاں محمد نواز شریف نے صدر کلنٹن سے کہا ہے کہ وہ بحالی جمہوریت کے لئے فوجی حکومت پر دباؤ ڈالیں اپنے وکیل کے ذریعے ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ صدر کلنٹن جمہوریت کے علمبردار ہیں۔ خطے میں امن و ہم آہنگی کے لئے بھی کردار ادا کریں۔

سپریم کورٹ نے پہلی بار نوٹس لیا

بی بی سی نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی کے بارے میں سپریم کورٹ نے آٹھ ماہ میں پہلی بار کوئی ایسا نوٹس لیا ہے۔

احتساب عدالت نے حسین نواز کو ٹوک دیا

احتساب عدالت راولپنڈی کے جج رستم علی ملک نے سابق وزیراعظم نواز شریف کے صاحبزادے حسین نواز کو اس وقت ٹوک دیا جب وہ اونچی آواز میں اپنی گرفتاری کے خلاف اپنا موقف بیان کر رہے تھے۔ فاضل جج نے کہا کہ وہ تقریر نہ کریں عدالت کے احترام کو ملحوظ رکھیں۔ حسین نواز نے کہا کہ میں بار ایٹ لاء ہوں۔ تفتیش کے ضمن میں مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں پوچھا گیا۔ میرا قصور بتایا جائے۔

سرگودھا میں دو حادثے 15 ہلاک

سرگودھا میں منگنی سے واپس آنے والوں کی ویگن پر بس چڑھ گئی۔ یہ حادثہ سرگودھا سے دس میل دور موضع دھریمہ کے قریب پیش آیا۔ 9۔ افراد ہلاک چھ شدید زخمی ہوئے۔ دوسرے حادثے میں جو سرگودھا سلانوالی روڈ پر ہوا تیز رفتار مزدا ویگن سڑک کے کنارے انتظار میں کھڑی ہوئی چار خواتین اور دو بچوں کو کچل کر ہلاک کر گئی۔

پرانے چہروں کی واپسی روکیں

وزیر بلدیات عمر اصغر خان نے عوام سے کہا ہے کہ وہ منظم ہو کر پرانے چہروں کی اقتدار میں واپسی روکیں۔ انہوں نے کہا کہ ظلم کا نظام بدل دیں گے۔ کسانوں اور مزدوروں کو اپنے ساتھ لے کر چلیں گے۔

کسی کو غدار یا غیر مسلم نہ کہیں

عمر اصغر خان نے مزید کہا ہے کہ کسی کو غدار یا غیر مسلم کہنا درست نہیں۔ عوام بھوکے ہوں تو ملک طاقتور نہیں رہ سکتا۔ غریبوں کی فلاح والی جمہوریت آنی چاہئے۔ اقتدار کی نچلی سطح پر منتقلی آسان نہیں ہوگی۔ اس لئے محنت کی ضرورت ہے۔

ریلوے کے کرایوں میں اضافہ

ریلوے کے کرایوں میں عملاً 15 فیصد کی بجائے 20 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ کرائے کے ساتھ ساتھ ریزرویشن کی فیس میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

سیٹلائٹ پر دکھائی جانے والی تنصیبات

پاکستان کے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر ثمر مبارک نے کہا ہے سیٹلائٹ پر دکھائی جانے والی پاکستانی ایٹمی تنصیبات جھوٹی کہانی ہے۔ ہم ایٹمی طاقت ہیں۔ عوام کو مایوسی نہیں ہوگی۔ وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایٹمی انڈے ایک ہی ٹوکری میں نہیں رکھے۔ میزائل تنصیبات کے بارے میں تصاویر کی اشاعت بھارت سمیت کسی ملک کے لئے حیران کن نہیں ہونی چاہئیں جو تصویر جاری کی گئی ہے وہ پرانے پلانٹ کی ہے

نواز شریف کی کراچی منتقلی غیر قانونی ہے

نواز شریف کی حبس بے جا درخواست کی سماعت کے دوران ان کے وکیل نے ہائی کورٹ کے روبرو یہ موقف اختیار کیا ہے کہ حبس بے جا کی درخواست دائر ہونے کے بعد نواز شریف کی کراچی منتقلی غیر قانونی ہے۔ سپریم کورٹ بھی اپنے فیصلے میں قرار دے چکی ہے کہ ہائی کورٹ میں درخواست دائر ہو تو اسے متعلقہ ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں ہی رکھا جائے۔

بجلی کے نرخوں میں ابھی اضافہ؟

تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے بعد واپڈا نے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کے بارے میں سمری منظوری کے لئے حکومت کو بھیج دی ہے۔ واپڈا کا کہنا ہے کہ تیل مہنگا ہونے کی وجہ سے اضافہ لازمی ہے۔

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ ☎04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

انٹرنیٹ کا نیا اکاؤنٹ حاصل کرنے، انٹرنیٹ کے استعمال کی ٹریننگ اور ای میل بھجوانے / وصول کرنے کی سہولت موجود ہے
ABACUS ابیکس لنک روڈ ناصر آباد غربی ربوہ
فون: 211668 Email:abacus@fsd.comsats.net.pk

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون 213207

دانتوں کا معائنہ مفت - عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

ضرورت سٹاف
☆ہمارے کیمپس (۱) (اردو میڈیم) (۲) (انگلش میڈیم) کی چند (جونیئر / سینئر) کلاسز کے طلبہ کی تعداد / سیکشن بڑھ جانے کی وجہ سے مرد اور خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
☆(a) تعلیم برائے جونیئر سیکشن (کم از کم) بی اے، بی ایس سی۔ برائے سینئر سیکشن بی ایس سی، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایس سی (b) کم از کم ایک تعلیمی سال کا معاہدہ (c) درخواست بمعہ فوٹو کاپی اسناد بنام مینیجنگ ڈائریکٹر (d) انٹرویو 28 مارچ 2000ء
الاحمد کیمبرج اکیڈمی دار الصدر جنوبی / دار الرحمت غربی فون 430-212407

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61